سیرت کے لفظی اور وسیع اصطلاحی معانی

*عمر شریف

The literal and wider technical meaning of sirat

Omer Shareef

The literal meaning of the word sirah is to travel and a method(or manner (of doing a thing, a habit, with a positive as well as negative connotations with for an example such an adjective. Literally, it also means international law of a country, as well as it means the life or biography of a person. In the Islamic studies, it refers to the life of the Holy Prophet, peace and blessings be upon him, in a very broad and comprehensive manner. Firstly, it means the relation of the Holy Prophet, peace and blessings be upon him, with non-Muslims, which was also known as maghazi and siyar(, for an example Kitab al-Maghazi by Urwa bin Zubayr(d. 92 AH(and Kitab al-Maghazi by Musa bin Uqba(d. 141 AH(.Secondly, it refers to the life of the Holy Prophet, peace and blessings be upon him, in a chronological manner unlike the hadith literature, which is arranged consistent with the subject matter, for example Sirat Rasul-Ullah by Ibn Ishaq(d. 150 AH(and Sirat an-Nabawiyah by Ibn Hisham(d 151 AH(.Thirdly, it encompassed so much so that anything related to the Holy Prophet, peace and blessings be upon him, becames a part of the sirah literature, even deducing of laws and lessons from his life, for example Subul ul-Huda by Muhammad bin Yusuf Saleh Shami(d. 942 AH(and Sira tun-Nabawiyah by Dr Mustafa Sibai(d. 1964 AD)

لفظ سیرت (جس کی جمع سیر ہے) عربی زبان کا ہے جو کہ ثلاثی مجرد سَارَ (جس کے معنی ہیں جانا، چلنا وسفر کرنا(۱)

☆ایم فل سکالر، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی (لاہور)۔

کے باب سے مشتق اسم ہے ۔اس کے لفظی و اصطلاحی ہر دو معنی پر مندرجہ ذیل بحث کی جاتی ہے ۔

عادت وطریقہ

سیرت کے لفظی معنی عادت، طریقہ، طرز زندگی وہیئت (حالت وکیفیت) کے ہیں ۔قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارکہ کے بارے میں ہے : ہم اسے اسی پہلی سی صورت (سنعیدھَا سیرتھا الاولی) میں دوبارہ بدل دیں گے (۲)۔ یہاں سیرت کا ترجمہ صورت ہے یعنی حالت ہے ۔عربی زبان میں اچھی عادت والے شخص کے لیے ھوحَسن السیرۃ (وہ اچھی عادت والا ہے)(۳) وغیرہ کہا جاتا ہے ۔حدیث شریف میں وارد الفاظ وکلمات نبوی اور تعبیرات صحابہ کرام اور عرب میں اسی قسم کے معانی ومطالب ملتے ہیں ۔(۴) عربی میں لفظی طور پر یہ لفظ اچھے و برے ہر دو معنی میں مستعمل ہے ۔

اسی طرح اردو میں بھی اس لفظ سیرت جو کہ اسم مونث ہے (۵) (جس کی جمع سیرتیں اور سیرتوں آتی ہے) کے یہی معنی ہیں، یعنی عادت، خصلت وخو۔ اردو میں اچھی خصلت والے شخص کے لیے کہا جاتا ہے : وہ نہایت نرم مزاج، خوش اخلاق اور نیک سیرت ہے ۔اسی طرح بری خو والے شخص کے لیے کہا جاتا ہے : اس کی زیرکی اور عیاری بد یانت سرمایہ داروں کی سیرت کا آئینہ ہے ۔(۶) اسی طرح ثانی الذکر معنوں کے لیے کہا جاتا ہے : افعی سیرت یعنی سانپ کی خصلت والا، موذی اور ضرر رساں شخص ۔(۷) اردو میں بھی لفظی طور پر یہ لفظ اچھے و برے ہر دو معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔

اردو زبان میں لفظ سیرت سب سے پہلے 1564ء میں شیخ حسن شوقی جو دکنی زبان کے ماہر تھے کے دیوان بنام دیوان حسن شوقی کے حصہ غزلیات کے ایک شعر کے ایک مصرع میں مستعمل ملتا ہے ۔وہ مصرع من وعن یہ ہے :
صورت میں توں ہے پادشہ، سیرت منے درویش جیوں (۸)۔

بین الاقوامی قانون

سیرت کا ایک اور بھی معنی ہے ۔ وہ ہے خارجہ پالیسی، بین الاقوامی قانون، قانون بین الممالک یا انٹرنیشنل لا۔ شمس الائمہ سرخسی (متوفی ۴۸۳ھ) جن کا پورا نام ابوبکر محمد بن ابی سہل احمد الملقب بہ رضی الدین سرخسی ہے کے حوالے سے ڈاکٹر محمد حمید اللہ (متوفی ۲۰۰۲ء) رقم طراز ہیں:

> مشہور حنفی امام سرخسی نے اپنی کتاب المبسوط میں لکھا ہے کہ سیرت سے مراد حکمران کا وہ طرز عمل جو اجنبیوں سے حالت جنگ اور حالت امن میں ملحوظ رکھا جائے، اور اس میں غیر مملکت کے لوگ ہی نہیں بلکہ ہماری مملکت کے اندر کے باشندوں میں سے بھی کم از کم دو کے متعلق یعنی مرتدوں اور باغیوں کے متعلق اس کا اطلاق ہوتا ہے ۔(۹)

متذکرہ بالا شمس الائمہ سرخسی (متوفی ۴۸۳ھ) کی کتاب المبسوط کے علاوہ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۵۰ھ) کے شاگرد امام ابوعبداللہ محمد بن حسن بن فرقد شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۸۹ھ) کی کتاب السیر الکبیر، انھیں مصنف کی السیر الصغیر، امام اوزاعی (متوفی ۱۵۷ھ) کی السیر وغیرہ بھی اس معنی میں سیرت کی کتاب ہے۔

حالات زندگی

لفظ سیرت ایک اور معنی میں بھی مستعمل ہے، اور وہ ہے زندگی کے حالات و واقعات کا تذکرہ اور سوانح نگاری۔ ان معنوں میں یہ ایک شعبۂ تاریخ ہے جس کو یونانی میں بیوگرافی، انگریزی میں لائف، ہسٹری عربی میں سیرت اور اردو میں سوانح عمری کہتے ہیں۔(۱۰)

سیرۃ معاویہ و بنی امیۃ از عوانہ کلبی (متوفی ۱۴۷ھ یا ۱۵۸ھ)(۱۱) یا از منجاب بن حارث تمیمی (متوفی ۲۳۱ھ)، سیرۃ عمر بن عبدالعزیز وغیرہ کتب اس معنی کی نمائندہ کتب ہیں۔(۱۲) اسی طرح کسی بھی شخص کی سوانح عمر سے متعلق کتاب اس شخص کی سیرت کی کتاب کہلائے گی۔ چنانچہ دی انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں ہے:

]Sira is the[traditional biography of Muhammad. The word seems to be used for the first time as the name of a separate branch of study in the title of Ibn Hisham's work but there is other testimony to its use to mean biography of Muhammad; it is already found in this sense in al-Wakidi and in his pupil Ibn Saʿd. Besides, the word sira at this time had already the sense of biography in general; it is known that a Sirat Muwawiah wal-Bani Umaiya by Awana al-Kalbi(d. 147 or 158 AH(or by Mindjab b. al-Harith(al-Tamimi, d. 231(existed.(13)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہرحال، سیرت کے اصطلاحی معنی ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے (وعادات)، حالات و واقعات زندگی کا تذکرہ (۱۴)۔

انگریزی زبان میں اسے بایوگرافی کہتے ہیں، اور اس زبان میں اس کے معنی ہیں وہ غیر افسانوی ادب جس کا موضوع ایک شخص کی زندگی ہوتا ہے (۱۵) یا ایک خاص شخص کی زندگی و کردار کی تاریخ (۱۶)۔ اس لیے یہ لفظ ممنوع ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، تاہم یہ عام بایوگرافی نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ نہ تو عام شخص کے بارے میں ہے اور نہ ہی عام انداز کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس میں اسناد و متون کی مکمل رعایت کی گئی ہے۔ اس لیے اسے برتر بائیوگرافی یا سپر بائیوگرافی سمجھا جائے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعض مغربی سیرت نگاروں نے اسے ہیجیو گرافی یا سیرت الاولیا کہہ کر اس کا مرتبہ گھٹانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ سید عبداللہ نے اس پر کڑی تنقید کی ہے:

سیرت، ہیجیو گرافی ہر گز نہیں۔ جمیز ایل کلفرڈ کے نزدیک ہیجیو گرافی کے معنی ہیں مقدسین کے سوانح جن کے بارے میں یہ اصراف کیا جاتا ہے کہ انہیں عام انسانوں سے اونچا دکھا کر محیر العقول واقعات اور اضافوں پر مشتمل سوانح عمریاں مرتب کی جائیں۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی باصول سیرت میں مدح طرازی، مبالغہ آرائی اور خیال بافی کا شائبہ تک نہیں۔(۱۷)

اس کے لیے سیرت نبوی (یا سیرت نبی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، سیرت پاک، سیرت مبارکہ(۱۸)، وغیرہ کے الفاظ ہی مناسب ہیں۔

بہر حال، سیرت کے اس معنی میں مندرجہ ذیل اقسام کی سیرت نگاری شامل ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا غیر مسلموں کے ساتھ سلوک اور دوسرے نمایاں کارنامے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مکمل حالات زندگی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیھم الرضوان کے حالات زندگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غیر مسلموں کے ساتھ سلوک

رسول اللہ ﷺ کے ان حالات وواقعات زندگی سے کبھی تو سیرت نگار ان حالات کا بیان مراد لیتے ہیں جو غیر مسلموں کے ساتھ جنگ اور صلح میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے روا رکھے، اور کبھی سیرت نگار اس سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ابطال کے کارناموں کا بیان مراد لیتے ہیں(۱۹)۔

ان معنوں میں سیرت النبی ﷺ کے لیے مغازی وسیر کی اصطلاح استعمال ہوتی رہی ہے، اور اس کی اپنی جگہ ایک اہمیت ہے۔ چنانچہ محسن فاروقی وحافظ محمد ابراہیم طاہر گیلانی وغیرہ رقم طراز ہیں:

یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ وہ روایات بھی جن کا تعلق نبی ﷺ کے مغازی اور سیر سے تھا، اپنی جگہ بہت سے اہم امور کے لیے اجتہاد واستنباط کی بنیاد تھیں۔ مورخین کے علاوہ فقہا نے سیر کے نام سے جو کتابیں لکھیں، ان کا موضوع جہاد، غزوات اور ان کے متعلق امور کے احکام ومسائل تھے۔(۲۰)

متقدمین کتب سیرت مثل کتاب المغازی از حضرت عروہ بن زبیر (متوفی ۹۲ھ)، کتاب المغازی از حضرت ابان بن عثمان بن عفان (متوفی ۱۰۵ھ)، کتاب المغازی از امام محمد بن شہاب زہری (متوفی ۱۲۴ھ)، کتاب المغازی از حضرت موسیٰ بن عقبہ (متوفی ۱۴۱ھ) وغیرہ اس معنی کی نمائندہ کتب ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی

کبھی سیرت نگار اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حالات زندگی بمعنی سوانح عمری یا بائیوگرافی مراد لیتے ہیں۔(۲۱) اگرچہ احادیث مبارکہ میں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ موجود ہے، تاہم سیرتی ادب میں آپ ﷺ کی مکمل حیات از پیدائش مبارک تا وفات ظاہری تک درج کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

مشرق ہو یا مغرب، عام طور پر یہی معنی شائع ہیں۔ چنانچہ اولیور لی مین اور کیسا علی رقم طراز ہیں:

> Sirah refers to the biography of the prophet Muhammad. Although numerous incidents during Muhammad's lifetime are described in hadith, these anecdotes usually focus on events that occurred during his prophetic career. The sirah literature presents a full narrative of his life, including his birth(570 CE(and childhood, where he spent time with a Bedouin wet nurse.(22)

متقدمین کتب سیرت کے بعد کی کتب مثل کتاب المغازی یا سیرۃ رسول اللہ (معروف بہ سیرت ابن اسحاق) از محمد بن اسحاق بن یسار بن خیار مدنی (متوفی ۱۵۰ھ)، اسی کتاب المغازی کا اختصار السیرۃ النبویۃ (معروف بہ سیرت ابن ہشام) از محمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب حمیری (معروف بہ ابن ہشام) (متوفی ۱۵۱ھ) وغیرہ اس معنی کی نمائندہ کتب ہیں۔ اسی طرح الدرر فی اختصار المغازی والسیر از یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر (متوفی ۴۶۳ھ)، الوفا باحوالِ مصطفیٰ از علامہ ابن جوزی (متوفی ۵۹۷ھ)، عیون الاثر فی فنون المغازی و الشمائل و السیر از علامہ ابن سید الناس (متوفی ۷۳۴ھ)، الاشارۃ الی سیرۃ المصطفیٰ (معروف بہ سیرت مغلطائی) از حافظ علاء الدین مغلطائی (متوفی ۷۶۲ھ) وغیرہ بھی اس معنی کی نمائندہ کتب ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے متعلقین کے حالات زندگی

بعد کے سیرت نگاروں نے تو اس موضوع کو اس قدر وسعت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نہ صرف تمام حالات زندگی بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلقین کو بھی اس میں شامل کیا۔

اس میں سبل الھدیٰ و الرشاد فی سیرۃ خیر العباد (معروف بہ سیرت شامی) از محمد بن یوسف صالحی شامی (متوفی ۹۴۲ھ) اس کی نمائندہ کتاب ہے جس کی پوری کی پوری گیارھویں جلد (۲۳) حضور ﷺ کے ازواج مطہرات، اولاد پاک، عشرہ مبشرہ، کاتبین وغیرہ صحابہ کرام علیھم الرضوان کی حیات مبارکہ پر مشتمل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ان کے متعلقین کے حالات زندگی اور ان سے مستنبط ہونے والے احکام

سیرت کا یہ سلسلہ اس سے بھی ترقی کر گیا۔ اب سیرت نگاروں نے اس میں حضور اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ سے احکام و اسباق کو اخذ کر کے سیرت نگاری میں شامل کر دیا۔

چنانچہ اس انتہائی وسیع مفہوم کے بارے میں سیرت انسائیکلو پیڈیا میں محسن فاروقی و حافظ محمد ابراہیم طاہر کیلانی وغیرہ لکھتے ہیں:

مورخین نے غزوات و سیر کے نام سے جو کتابیں لکھیں، ان کے محتویات میں بتدریج توسیع ہوتی گئی۔ مغازی کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کہے گئے اشعار، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام شخصی اور خاندانی حالات، رشتے، بعثت سے پہلے آمدہ واقعات اور بعد ازاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و خصائل اور عادات و شمائل سب سیرت کے موضوع میں شامل ہوتے گئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ لفظ سیرت کے مفہوم میں بجائے خود اتنی وسعت موجود ہے کہ مذکورہ بالا سب امور بلکہ ان سے مستنبط احکام اور ان کے تجزیے سے حاصل ہونے والے اسباق سب اس کے محتویات میں شامل ہو سکتے ہیں۔ (۲۴)

السیرۃ النبویۃ : دروس وعبر از ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی (متوفی ۱۹۶۴) اور فقہ السیرۃ از شیخ محمد الغزالی سقا (متوفی ۱۹۹۶ء)، عصر حاضر کی سیرت خاتم النبیین ﷺ از مولانا محمود احمد ظفر جس میں بعض جگہ پر مستند و غیر مستند روایات میں فرق مختلف روایات و اقوال میں تطبیق ترجیح، مستشرقین کے الزامات کے جوابات، بعض جگہ پر سیرتی واقعات سے حاصل ہونے والے نکات، وغیرہ شامل ہیں، وغیرہ کتب سیرت اس سلسلے میں سرفہرست ہیں۔

خلاصہ بحث

بہرحال سیرت کے اولین اصطلاحی معنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مغازی اور سوانح حیات ہیں۔ اسے سیرت، برتر بائیو گرافی یا سپر بائیو گرافی (نہ کہ ہیجیو گرافی)، سیرت نبوی (یا سیرت نبی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، سیرت پاک، سیرت مبارکہ، مغازی وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ آخر الذکر نام (مغازی) صرف جنگی مہمات کا ہی نام نہیں، جیسا کہ مغربی مصنفین اس سے رسول اللہ ﷺ کو صرف سپہ سالار کی حیثیت سے پیش کرنا چاہتے ہیں، بلکہ یہ سیرت کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ اسی لیے کتاب المغازی یا سیرۃ رسول اللہ (معروف بہ سیرت ابن اسحاق) از محمد بن اسحاق بن یسار بن خیار مدنی (متوفی 150ھ)، اسی کتاب المغازی کا اختصار السیرۃ النبویۃ (معروف بہ سیرت ابن ہشام) از محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حمیری (معروف بہ ابن ہشام) (متوفی 151ھ) وغیرہ کو مغازی بھی کہا جاتا ہے اور سیرت بھی۔ یعنی مغازی اور سیرت کے الفاظ ایک ہی معنی میں لیے جاتے ہیں اور مترادف سمجھے جاتے ہیں۔ تاہم بعد کے سیرت نگاروں نے اس میں اتنی وسعت دی کہ اب نہ صرف رسول اللہ ﷺ کے متعلقین وصحابہ کرام علیہم الرضوان کی حیات مبارکہ کو اس میں شامل کیا بلکہ ان تمام بشمول رسول اللہ صلی اللہ ﷺ کی زندگی سے حاصل ہونے والے اسباق اور ان کے تجزیے کو بھی اس میں شامل کیا۔

حواشی وحوالہ جات

1. بلیاوی،مولانا عبدالحفیظ،مصباح اللغات،لاہور: مکتبہ قدوسیہ،1999ء،صفحہ 392
2. کلام الہیٰ،قرآن مجید،پارہ 16،سورہ 20(طہٰ)،آیت 21
3. معلوف،لویس(متوفی 1946ء)،المنجد،لاہور :خزینہ علم و ادب،صفحہ 408
4. صدیقی،محمد یٰسین مظہر"سیرت نبوی کے مآخذ پر جدید اردو تحقیقات"،اسلام آباد :فکر و نظر ،2014ء، جلد 52، شمارہ 2،صفحہ 9
5. دہلوی،مولوی سید احمد(متوفی 1918ء)،فرہنگ آصفیہ،اردو سائنس بورڈ،لاہور 2010 :ء،جلد 3و4،صفحہ 148
6. اردو لغت—تاریخی اصول پر ،اردو لغت بورڈ،کراچی 1991 :ء،جلد 12،صفحہ 328
7. فیروز الدین،الحاج مولوی،فیروز اللغات،لاہور:فیروز سنز لمیٹڈ،صفحہ 104
8. جالبی،جمیل،دیوان حسن شوقی،انجمن ترقی اردو،کراچی :1971ء،صفحہ 149
9. حمید اللہ، ڈاکٹر محمد(متوفی 2002ء)،خطبات بہاولپور، ادارہ تحقیقات اسلامی ، اسلام آباد 2005:ء،صفحات 134 تا 135۔
10. اردو لغت تاریخی اصولوں پر ،جلد 12،صفحہ 328
11. مارٹین تھیوڈور (یا ایم تھ) ہوٹسما (متوفی 1943ء) و آرنٹ جین ونسنک (متوفی 1939ء) وغیرہ (مدیران) ، دی انسائیکلو پیڈیا آف اسلام،ای جے برل،لاٹن،نیدرلینڈز/ ہالینڈ 1934 :ء،جلد 4،صفحہ 439 پر 147ھ ہی ہے۔جب کہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ،دانش گاہ پنجاب،پنجاب یونیورسٹی،لاہور 2006 :ء،جلد 11،صفحہ 508 پر متوفی 147ھ کی بجائے غلطی سے 417ھ لکھا ہوا ہے
12. اردو دائرہ معارف اسلامیہ،دانش گاہ پنجاب،پنجاب یونیورسٹی،لاہور 2006 :ء،جلد 11،صفحہ 508
13. مارٹین تھیوڈور(یا ایم تھ) ہوٹسما (متوفی 1943ء) و آرنٹ جین ونسنک (متوفی 1939ء) وغیرہ (مدیران) ، جلد 4،صفحہ 439
14. اردو لغت تاریخی اصولوں پر ،جلد 12،صفحہ 328
15. انیتا ولف(مدیر)،بریٹانیکا کنسائز انسائیکلو پیڈیا،انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا ان کارپوریشن،لندن 2006:ء،صفحہ 220
16. چونسی اے گوڈرک اور نوح پورٹر،وبسٹرز کمپلیٹ ڈکشنری آف دی انگلش لنگویج،لندن :جارج بل اینڈ سنز، 1886ء،صفحہ 134
17. عبداللہ،سید"فن سیرت نگاری پر ایک نظر"،فکر و نظر،اسلام آباد 1976 :ء،جلد 13،شمارہ 10،صفحہ 7
18. اردو لغت تاریخی اصولوں پر ،جلد 12،صفحہ 328
19. اردو دائرہ معارف اسلامیہ،جلد 11،صفحہ 505
20. محسن فاروقی و حافظ محمد ابراہیم طاہر کیلانی وغیرہ،سیرت انسائیکلو پیڈیا،دارالسلام،ریاض 1433 :ھ،جلد 1،صفحہ 56

21. اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد 11، صفحات 505 تا 506
22. اولیور لی مین اور کیمیا علی، اسلام، نیویارک: راوٹ لج، 2008، صفحہ 128
23. شامی محمد بن یوسف صالحی (متوفی 942ھ)، سبل الھدیٰ و الرشاد فی سیرۃ خیر العباد (معروف بہ سیرت شامی)، زاویہ پبلشرز، لاہور 2015ء، جلد 11 تا 12، صفحات 37 تا 552
24. محسن فاروقی و حافظ محمد ابراہیم طاہر کیلانی وغیرہ، جلد 1، صفحہ 56۔

***